International Research Journal of Religious Studies, Vol.:3, Issue: 02,July-Dec 2023 PP: 58-77

OPEN ACCESS
IRJRS
ISSN (Online): 2959-1384
ISSN (Print): 2959-2569
www.irjrs.com

الہامی ادیان میں روزے کے متعلق احکام کا تحقیقی جائزہ

A RESEARCH REVIEW OF FASTING COMMANDMENTS IN SEMITIC RELIGIONS

Rubina Kausar
lecturer of Islamic Studies Punjab University.
Email : *rubinaksr@yahoo.com*
https://orcid.org/0009-0009-4127-1302

Javaria Iftikhar
lecturer of Islamic Studies University of Lahore.
Email : *javaria.iftikhar@lbs.uol.edu.pk*
https://orcid.org/0009-0005-9040-0351

Dr. Abdul Rashid Qadri
Associate Professor, Department of Arabic and Islamic Studies,
The University of Lahore, Lahore, Punjab, Pakistan.
Email: *drirrc2010@gmail.com*
https://orcid.org/0000-0001-9765-2272

Abstract

Taking Fast is a fundamental organ of Islam and according to the Holy Qur'an it was also made compulsory for the previous Ummahs. The entire Muslim Ummah remains busy in fasting throughout the world. This creates Muslim understanding and unity. From this point of view the month of Ramadhan is called the month of Sharing of Sorrows. The purpose of this paper is to examine the same religious teachings in the divine religions. In particular, the divine religions include the pursuit of piety and the pleasure of Allah. Islam is one of the fastest growing religions in the world.This paper occupies a unique place among the teachings of the same and harmonious teachings of the divine religions. There are six days in a year when observant Jews fast "Two Major Fasts" called for a fast from sundown on the day before to sundown on the day itself four "Minor Fasts" car for a fast from sunrise to sundown. The two full fast days carry four restrictions in condition to eating and

CC BY

drinking, one may not wash his body, wear leather shoes, use colognes oils or perfumes or have sexual relations. Fasting is a practice in several Christians denominations certain seasons of the liturgical calendar or individually as a believer feels led by the Holy Spirit.

***Key Words**: Religions, Judaism, Christians, Muslims, Allah's pleasure, attainment of piety; eating and drinking, fasting days; Islam, Quran.*

موضوع کا تعارف

ترتیب کے اعتبار سے امت مسلمہ آخری ملت ہے جبکہ اس سے قبل متعدد اقوام وملل گزر چکی جن اقوام نے انبیاء علیہ السلام کی کا استہزا کیا اور ان کی تعلیمات ماننے سے انکار کیا اللہ تعالی نے ان اقوام کو نیست ونابود کر دیا۔ اور قہر الہی نے انہیں اس دنیا سے حرف غلط کی طرح مٹا دیا ان میں سے کچھ اقوام کی باقیات موجود ہیں اور باقی ماندہ صدیوں کی گرد کے نیچے درگور ہو گئی یا ریگستانی ٹیلوں نے انہیں اپنی آغوش حدت میں لے کر اس دنیا کی آنکھوں سے اوجھل کر دیا یا پھر سمندر کی بے رحم موجیں ان پر چڑھ دوڑیں اور وہ ہمیشہ کے لئے نشان عبرت بن گئیں۔ ان کے برعکس سے جن اقوام نے وحی الہی کی حقانیت کو تسلیم کر لیا اور انبیاء علیہم السلام کے پیچھے صف بستہ ہو چکے ہیں ان کے لیے اللہ تعالی نے آسمان سے سامان ہدایت کے طور پر شریعت نازل کیں۔ یہ شریعتیں احکامات کا مجموعہ ہوتی ہیں ان شریعتوں میں ناسخ ومنسوخ جاری رہتا ہے یعنی ایک زمانے کا حکم بعد کے زمانے میں کلی یا جزوی طور پر منسوخ کر دیا جاتا ہے اور اس کی جگہ دوسرا حکم نازل کر دیا جاتا ہے۔ احکامات کے ان مجموعوں میں عبادت کو مرکزی مقام حاصل ہوتا تھا عبادات میں جسمانی ومالی عبادات شامل ہوتی تھی جسمانی عبادات میں پوجا پاٹ جبکہ مالی عبادات میں اپنے مال واسباب کو اللہ تعالی کے راستے میں خرچ کرنا ہوتا تھا۔ مالی وبدنی دونوں طرح کی عبادات کا مقصد قرب الہی کا حصول ہوتا تھا روزہ کی عبادت ایک طرح کی بدنی اور جسمانی مشقت سے عبارت تھی دنیا کو صرف نظر کرتے ہوئے اللہ تعالی کا قرب اور تقویٰ حاصل کرنا منتہائے مقصود تھا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ

" یا ایها الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون۔ [1]

"اے ایمان والو تم پر روزے فرض کئے گئے جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم متقی بنو۔"

اس آیت سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ روزہ ایک قدیم عبادت ہے جس کو اللہ تعالی نے گزشتہ امتوں پر بھی فرض کیا ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ روزہ کی حیثیت اور قدامت کا علم انسان کو مدت دراز سے ہے اور ہر انسان اس کو تقرب خداوندی کا ذریعہ سمجھتا ہے۔ حتیٰ کہ بت پرست بھی اس کو تہذیب نفس اور ریاضت کا ایک موثر طریقہ سمجھتے ہیں اس لیے یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ روزے کا تعلق کسی خاص گروہ، مذہب یا رسالت سے نہیں ہے روزہ دراصل اس فطری کیفیت اور حالت کا اظہار ہے جس کی ضرورت انسان نے ہر زمانہ میں محسوس کی ہے اس کے اوقات اور اس کی کیفیات باختلاف اقوام وادوار کتنی ہی مختلف کیوں نہ ہو۔

یہودیت میں تصور روزہ

موجودہ حالات و واقعات کو مد نظر رکھتے ہوئے ضروری ہے کہ مومنوں سے پہلے لوگوں کا تعارف کرایا جائے جن کے بارے میں آیت میں بتایا گیا ہے۔

یہودیت میں روزے کی تعریف تمام کھانے پینے سے مکمل طور پر بند ہونے کے طور پر کی گئی ہے پورے دن کا روزہ شام کو غروب آفتاب کے ساتھ شروع ہوتا ہے اور اگلے دن کی تاریکی تک جاری رہتا ہے ایک معمولی روزہ دن فجر کے ساتھ شروع ہوتا ہے اور اندھیرے پر ختم ہوتا ہے۔

عربی زبان میں روزے کو "صوم" کہا جاتا ہے اسے اپنی جان کو دکھ دینا، نفس کشی کرنا کہا گیا ہے۔ یہودیت میں روزے کو تعنیت بھی کہا جاتا ہے۔

"یہ تمہارے لئے خاص آرام کا سبق ہوگا تم اس دن اپنی اپنی جان کو دکھ دینا یہ دائمی قانون ہے۔"[2]

اصطلاحی مفہوم کے اعتبار سے جس میں رونا، ماتم کرنا، ٹاٹ اور راکھ پہننا، اپنے آپ سے انکار کرنا، اور کوئی کام نہ کرنا بھی شامل ہے۔

"اور یہ تمہارے لئے ایک دائمی قانون ہے کہ ساتویں مہینے کی دسویں تاریخ کو تم اپنی اپنی جان کو دکھ دینا اور اس دن کوئی خواہ دیسی ہو یا پردیسی جو تمہارے بیچ بودوباش رکھتا ہو کسی طرح کا کام نہ کرے۔"[3]

"پھر اسی ساتویں مہینے کی دسویں تاریخ کو تمہارا مقدس مجمع ہو تم اپنی اپنی جان کو دکھ دینا اور کسی طرح کا کام نہ کرنا"[4]

موسیٰ نے صرف ایک سالانہ روزہ (اپنی جان کو دکھ دیا) کا حکم دیا یعنی ساتویں مہینے کی دسویں تاریخ کو کفارہ کے دن کا روزہ۔ روزہ معافی کے لئے خدا کے ساتھ مشغول ہونے اور اس کی مہربان اور فیاض صفات کو یاد کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔

میں خدا پر مکمل عاجزی اور انحصار خدا کی طرف سے اس کی درخواست کو قبول کرنے میں ایک کردار ادا کرتا ہے۔ موسیٰ خود ایک نئی قوم کا باپ بن سکتا تھا۔ ، لیکن عہد، پدرانہ وعدوں کا مطالبہ اور تمام لوگوں پر اطلاق ہوتا ہے

اس زمانے کی بہت سی مثالیں ملتی ہیں جب کسی خاص وجہ سے روزہ رکھا گیا گناہ سرزد ہونے یا آنے والی بلا کو ٹالنے کے لئے سموئیل نے ایسا روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

"سو وہ سب مصفا میں فراہم ہوئے اور پانی بھر کر خداوند کے آگے انڈیلا اور اس دن روزہ رکھا اور وہاں کہنے لگے کہ ہم نے خداوند کا گناہ کیا ہے اور سموئیل مصفا میں بنی اسرائیل کی عدالت کرتا تھا۔"[5]

یہ وعدہ کہ خدا موسیٰ جیسا نبی مبعوث کرے گا جسے لوگ سنیں گے۔[6] (دو اہم مثالوں میں روزے کے نقشوں کے ذریعے بعد کے بائبلی اکاؤنٹس میں یاد کیا جاتا ہے۔ پہلا ایلیاہ ہوگا، جو حورب کی طرف ایک ایسے کھانے کی طاقت پر واپس آئے گا جو چالیس دن کے روزے کو قابل بناتا ہے۔ دوسرا، اور عیسائیوں کے لیے سب سے اہم، عیسیٰ ہوں گے۔[7]

عہد نامہ قدیم میں روزے کا مقصد

خدا کے لوگ کسی بڑی فتح، معجزہ یا دعا کے جواب سے فوراً پہلے روزہ رکھتے تھے اس نے انہیں ایک نعمت کے لیے تیار کیا موسیٰ نے دس حاصل کرنے سے پہلے روزہ رکھا۔

گناہوں کا کفارہ

روزے کا مقصد توبہ کی طرف لانا ہے اور سچی توبہ اعمال میں تبدیلی لاتی ہے۔روزے کو گناہوں کا کفارہ مخلصانہ ندامت اور اصلاح کلیدی بھی سمجھا جاتا ہے اکثر افراد کے کفارہ کے حصول اور تباہی سے بچنے کے لیے روزہ رکھتے ہیں۔انگریزی میں یوم کپور کا مطلب ہے کفارہ کا دن سادہ لفظوں میں روزہ اپنے گناہوں پر غور کرنے اور توبہ کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔یوم کپور روش ہشناہ یہودی نئے سال کے آغاز کے دس دن بعد آتا ہے جہاں خدا سے معافی مانگتے ہیں تاکہ ان کا نام زندگی کی کتاب میں درج کیا جا سکے۔(توبہ کی مدت روش ہشناہ سے یوم کپور تک ہوتی ہے جہاں ان لوگوں سے معافی مانگی جاتی ہے جن کو تکلیف پہنچائی گئی ہو)

یہودیت میں روزے کی اقسام

سال میں چھ دن ایسے ہوتے ہیں جب یہودی روزہ رکھتے ہیں۔ دو بڑے روزے سورج غروب ہونے سے ایک دن پہلے کے روزے کا مطالبہ کرتے ہیں اور چار چھوٹے روزے طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک ہوتے ہیں۔

ان چھ روزوں میں سب سے مشہور یوم کفارہ ہے یوم کپور بہت سے یہودیوں کے ذریعے بنایا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ بھی جو دوسرے روزے نہیں رکھتے۔ موسیٰ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ

"چالیس دن اور چالیس راتیں روزے رکھتے تھے اس نے نا روٹی کھائی نہ پانی پیا۔" (8)

بادشاہ داود نے کہا"میں روزے سے اپنے آپ کو عاجز کرتا ہوں۔" (9)

موسیٰ چالیس دن اور چالیس راتوں تک رب کے ساتھ کوہ سینا پر رہا اس نے نہ کھانا کھایا اور نا پانی پیا، رب نے تختیوں پر عہد کے الفاظ لکھے وہ الفاظ دس احکام ہیں۔

موسیٰ کے ان روزوں کے بارے میں غور کرنے کا ایک اہم مذہبی نکتہ اپنے بندے کے لیے خدا کی مافوق الفطرت برقرار رکھنے والی طاقت ہے۔ عام حالات میں چالیس دن تک کھانے سے روزہ رکھنا مشکل ہو گا لیکن ناممکن نہیں۔ تاہم، صرف چند دنوں سے زیادہ پانی کے بغیر رہنے کا مطلب پانی کی کمی سے یقینی موت ہو گی۔ پھر بھی متن واضح طور پر ان تینوں مواقع پر موسیٰ کے پانی سے پرہیز کا ذکر کرتا ہے۔ جیسا کہ والٹر کیزر نے تبصرہ کیا،"یہ کہ موسیٰ اس لمبے عرصے تک بغیر خوراک یا پانی کے جانے کے قابل تھا، ایک معجزہ تھا جس کے لیے رب کی مافوق الفطرت دیکھ بھال کی ضرورت تھی۔"(10)

مکمل روزے دو دن ہی یوم کپور اور تیشا بعو (تیشا باو) ان دو مکمل روزوں کی حیثیت یہ ہے کہ یہ واجب ہیں۔

یوم کپور

یہ یہودیوں کا یوم غفران (یوم کپور) ہے اس سے پہلے دس دن "عشرہ توبہ" کے نام سے منائے جاتے ہیں اس عشرے میں اپنے گذشتہ گناہوں کی معافی اور آئندہ گناہوں سے بچنے کا ارادہ کیا جاتا ہے عشرت کے اختتام پر یوم غفران کے نام سے اس مہینے کی دس

تاریخ کو روزہ رکھا جاتا ہے جو کم و بیش پچیس گھنٹوں پر محیط ہوتا ہے اور یہ سارا دن محبت میں گزارا جاتا ہے فی الوقت یہ واحد روزہ ہے جس کا حکم تورات میں بھی موجود ہیں جو کہ یہ روزہ نہیں رکھے گا وہ اپنی قوم سے الگ ہو جائے گا۔ یہ روزہ سورج غروب ہونے سے اگلی رات کے اندھیرے تک رہتا ہے۔

"تورات میں ذکر کردہ واحد روزے کا دن۔" (11)

تیشابعو(بایو)

یہ تاریخ بنی اسرائیل کا سب سے مغموم دن گنا جاتا ہے اس دن کو "تیشابعو" کہا جاتا ہے۔ یہودیت میں ایک سالانہ روزہ ہے جس پر یہودی تاریخ میں متعدد آفات واقع ہوئیں، بنیادی طور پر نو بابلی سلطنت کے ہاتھوں سلیمان کے ہیکل اور یروشلم میں رومن سلطنت کے ذریعے دوسرے ہیکل کی تباہی ہے۔ "بایو" کی یہودیوں کے ایک مہینے کا نام ہے جس کی نویں تاریخ کو یہ یوم سوگ منایا جاتا ہے چنانچہ اس تاریخ کو کل ملت یہود روزہ رکھتی ہے اور اپنے تاریخی سانحات کو آنے والی نسلوں کے سامنے تازہ کیا جاتا ہے۔ اس روزے میں کچھ پابندیاں عائد ہوتی ہیں جیسا کہ کھانے پینے کے علاوہ چار پابندیاں لازم ہیں۔

1۔ کوئی شخص اپنے جسم کو دھو نہیں سکتا۔

2۔ چمڑے کے جوتے نہیں پہن سکتا۔

3۔ تیل یا پرفیوم استعمال نہیں کر سکتا۔

4۔ جنسی تعلقات نہیں رکھ سکتا۔

معمولی روزے

معمولی روزے فجر سے لے کر رات تک بغیر کسی اضافی پابندی کے رکھے جاتے ہیں۔ یہ چار عام چھوٹے روزے ہیں

1۔ گڈالیا کا روزہ (زوم گڈالیا)

عبرانی زبان میں گڈالیا کا روزہ یہودیوں کا ایک معمولی روزہ ہے جو فجر سے شام تک گدالیہ کے قتل پر افسوس کا اظہار کرنے کے لیے ہے، جو کہ یہوداہ کی بادشاہی کے صالح گورنر تھے۔ اس کی موت نے پہلے ہیکل کی تباہی اور بادشاہ صدقیہ کے زوال کے بعد یہودیوں کی خود مختاری کا خاتمہ کر دیا۔

2۔ تویط کا دسواں (اسارابی ٹویٹ)

تویط یہودی تقویمی سال کا دسواں مہینہ ہے اس مہینے کی دس تاریخ 425 قبل مسیح میں یروشلم کو تباہ کیا گیا تھا یہ چھوٹا روزہ ہے جو طلوع فجر سے دن کے اختتام تک رکھا جاتا ہے۔

"رب الافواج وہ فرماتا ہے کہ چوتھی اور پانچویں اور ساتویں اور دسویں مہینے کا روزہ بنی یہوداہ کے لئے خوشی اور خرمی کا دن اور شادمانی کی عید ہو گا۔" (12)

3- ایستھر کا روزہ (تعنیت ایستھر)

عبرانی ادب میں پوریم کے موقع پر طلوع فجر سے شام تک کا روزہ ہے۔ یہ روزہ دوسرے روزوں کے برعکس ایک رواج ہے۔ یہودیت کے دوسرے روزوں کے برعکس، اس کا تذکرہ تالمود میں نہیں ہے، بلکہ صرف مدراش اور بعد کے ماخذ گاونیم کے دنوں سے ہے، اس لیے اسے دوسرے روزوں سے کم سخت سمجھا جاتا ہے۔

4۔ تموز کا روزہ (شیوا عصر بتموز)

"تموز" یہودی تقویم سال کا چوتھا مہینہ ہے تموز کی اس تاریخ کو رومی بادشاہ نے یہودیوں کی مقدس عبادت گاہ تباہ کی تھی یہودی علماء کے نزدیک اس روزے کا ذکر "کتاب زکریاہ" میں موجود ہے اس کتاب کی تالیف کا زمانہ وہی ہے جو ہے کل سلیمانی کی تعمیر ثانی کی تکمیل کا زمانہ 480 قبل مسیح ہے لیکن اس بات کی تصدیق نہیں ہو سکی کہ یہ "زکریاہ" وہی ہیں جن کو قرآن مجید نے نبی کہا ہے یا کوئی اور ان کا ہم نام مؤلف ہے کیونکہ ہیکل سلیمانی کی تعمیر ثانی بہت طویل عرصہ تک جاری رہی اور اس کے کتاب میں استعمال کے احوال بیان کیے گئے ہیں۔"[13]

تیشیری

تیشیری یہودی تقویمی سال کا ساتواں مہینہ ہے اور اسی نسبت سے اس کو ساتویں مہینے کا روزہ بھی کہتے ہیں اس دن چھٹی صدی قبل مسیح میں بابل کے بادشاہ نے یہودیوں کی بستیاں تاراج کی تھی اور بڑے پیمانے پر قتل وغارت گری کی تھی۔[14]

"اور خداوند نے موسیٰ سے کہا اسی ساتھ میں مہینے کی تصویر تاریخ کو کفارہ کا دن ہے اس روز تمہارا مقدس مجمع ہوں اور تم ہی تم اپنی جانوں کو دکھ دینا اور خداوند کے حضور آتش بین قربانی گزارنا"[15]

عدار

"عدار" تقویمی سال کا دوسرا مہینہ ہے یہودیوں کا خیال ہے کہ اس تاریخ کو انبیاء روزہ رکھا کرتے تھے اس تاریخ کو یہودیوں نے ایک جنگ بھی لڑی تھی کہ اب اس پر میں لکھا ہے کہ ایرانی ملکہ اثر 486 قبل مسیح جس کا شوہر ایرانی بادشاہ یہودیوں کا قتل عام کرنا چاہتا تھا اس نے تین دن روزے رکھ کر بادشاہ سے قتل عام روکنے کا کہا جس کے باعث یہ قوم بہت بڑے سانحہ سے بچ گئی۔ یہ روزہ صبح صادق سے شروع ہو کر آغاز شب تک رہتا ہے اور بہت زیادہ مذہبی طبقہ ہیں اس روزے کا اہتمام کرتا ہے عام عوام کے ہاں اس کا رواج نہیں ہے۔

یہودیت میں روزے کے احکام

یہود کی موجودہ شریعت میں احکامات کا اطلاق لڑکے کی عمر 13 سال تھی اور لڑکی کی عمر بارہ سال سے ہوتا ہے روزہ مغرب سے مغرب تک پورا کیا جاتا ہے۔ روزہ رکھنے سے پہلے سحری بھی کی جاتی ہے اگرچہ ایک لقمہ ہی کھالیا جائے یوں مثبت یعنی ہفتے کے دن ، کسی تہوار کے دن، چھٹی کے دن اور موسم بہار کے مہینے نسان میں بھی روزہ رکھنا ممنوع ہے۔ صرف یوم غفران ایک ایسا تہوار ہے جب تمام یہودی روزہ رکھتے ہیں ایسے مریض جو روزہ رکھنے کے قابل نہ ہوں انہیں روزہ رکھنا معاف ہوتا ہے ان کے علاوہ ضعیف کو ، حاملہ کو اور رضاعت کے دوران بھی روزے کی چھوٹ ہے۔ یہودیت کے عصری تصورات میں اجتہاد ایسے لوگوں کو بھی روزے

سے استثنٰی حاصل ہوتا ہے جن کے ساتھ دیگر افراد معاشرہ کا کوئی مفاد وابستہ ہو جیسے عربی عالم دین مدرس یا پہلے پر موجود لوگ تاکہ یہ لوگ اپنے ذمہ داریاں بحسن وخوبی ادا کر سکیں۔یہودیوں میں انفرادی روزے کی اصطلاح بھی مروت ہیں یہ ایک طرح کا نفلی روزہ بھی سمجھا جا سکتا ہے یہودی عصری شریعت کے مطابق انفرادی روزے کا سب سے چھپانا ضروری ہوتا ہے کیونکہ یہ صرف گناہوں کی معافی اور رضائے الٰہی کیلئے رکھا جاتا ہے کیونکہ یہودی علماء کے نزدیک توبہ کے لئے صرف زبانی کلامی اقرار کافی نہیں اس کے لیے روزہ رکھنا بھی ضروری ہے۔یہودیوں کے ہاں روزے کے دوران کھانا پینا، جنسی افعال، چمڑے کی جوتی پہننا، خوشبو یا خوشبودار تیل لگانا اور غسل کرنا ممنوعات میں داخل ہیں۔یہودی علماء جنھیں "ربی" کہا جاتا ہے روزے کے دوران عبادت گاہیں جنہیں "صومعہ" کہا جاتا ہے ان میں روزہ داروں کو صبح وشام کی دعائیں پڑھاتے ہیں جو کہ ان کی مقدس کتاب توریت میں سے لی گئی ہوتی ہیں۔

یہودی تقویم کے مطابق سال بھر میں متعدد مواقع پر روزے رکھے جاتے ہیں ان میں سے زیادہ تر کسی خاص بڑے واقعے کی یاد میں منائے جانے والے ایام ہیں اگر روزہ کی تاریخ یوم سبت (ہفتہ) کو وارد ہو جائیں تو ان کا دن تبدیل کر دیا جاتا ہے۔

اس ساری بحث سے یہ معلوم ہوا کہ یہودیوں کے ہاں تین طرح کے روزے ہیں ماضی کے یادگار ایام کے روزے، ربیوں یعنی علمائے یہود کے بتائے ہوئے روزے اور انفرادی (نفلی) روزے ان تمام دوستوں کی تاریخ مقرر ہیں کچھ روزے کل یہودی ملت کے لیے ہیں اور کچھ صرف مخصوص طبقاتی افراد کے لیے ہیں۔ان کے علاوہ آسمانی آفات وبلیات سے بچنے کے لئے اور بارش نہ ہونے کی صورت میں بھی روزے رکھے جاتے ہیں اور بزرگوں کے یوم وفات کو بھی روزہ رکھ کر یاد کیے جانے اور شادی کے دن کا روزہ کے تصورات یہاں موجود ہیں۔

اللہ تعالی نے اپنے نبیوں کے ذریعے بلا تخصیص سے کل مخلوق کے لیے راہ ہدایت نازل کی ہے یہودیوں نے تحریفات کے ذریعے اللہ تعالی کی کتب احکامات کو تبدیل کر اور جس پورے مہینے کے دوران روزے رکھنے کا حکم تھا اس کی جگہ بہانے بہانے سے کچھ واقعات اور کچھ افراد کو اللہ تعالی کے حکم سے بڑھ کر اہم گردانا اور روزے رکھنے شروع کر دیے اور کتاب اللہ کو پس پشت ڈال دیا اسی طرح اللہ تعالی نے تمام افراد قوم کے لئے تمام روزوں کا ایک ہی نظام الاوقات دیا تھا لیکن یہودیوں نے تحریفات کے ذریعے خود سے کچھ روزوں کو زیادہ اہم قرار دے دیا اور ان کا دورانیہ بڑھا دیا اور بقیہ کو کم اہم قرار دے کر ان کے دورانیے کو کم کر دیا اور ان کی دیگر شرائط میں نرمی کر دی۔

مسیحیت میں روزہ

حضرت عیسٰی علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب "انجیل" تھی یہ اس وقت کی مقامی زبان میں نازل ہوئی لیکن بات کی آنے والے ادوار میں یہ زبان متروک ہو گی حضرت عیسٰی علیہ السلام کے مقدس شاگردوں نے اس پاک نبی کی سوانح حیات تحریر کی ہر شاگرد کی لکھی ہوئی تحریر اسی کے نام سے انجیل مشہور ہو گئی۔ مسیحی کتب میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کے شاگردوں کو "رسول" لکھا جاتا ہے جبکہ قرآن مجید نے انہیں حواری کی اصطلاح سے یاد کیا ہے اگرچہ بہت سے شاگردوں نے یسوع مسیح عیسٰی علیہ السلام پر کتب لکھیں جن کی تعداد ڈھائی سو تک بتائی جاتی ہے لیکن ان میں سے چار شاگرد جن کا نام متی، یوحنا، مرقس اور لوقا ہیں ان کی لکھی ہوئی

اناجیل مسیحی دین میں مستند و معتبر سمجھی جاتی ہیں اور کتاب مقدس کے عہد نامہ جدید کا حصہ ہیں جب کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ایک اور قریبی شاگرد رشید برناباس کی لکھی ہوئی انجیل بھی آج تک موجود ہے۔

مسیحی دین میں روزہ بہت زیادہ اہمیت کی حامل عبادت ہے جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کوہ طور پر چالیس شب و روز کا روزہ رکھا تھا اسی طرح متی کی انجیل کے مطابق یسوع مسیح حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی چالیس دن رات کا مسلسل روزہ رکھا تھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب بھی کسی مبلغ کو تبلیغ کے لیے بھیجتے تو اسے روزہ رکھوا کر روانہ کرتے تھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے پیروکاروں کو روزے کے جو آداب سکھائے وہ وہ انجیل میں درج کیے گئے ہیں۔ یہودیوں کے یوم کفارہ کا ذکر نئے عہد نامے میں آتا ہے۔[16]

بعض کٹر فریسی ہفتے میں دو دن پیر اور جمعرات کو روزہ رکھتے تھے۔[17]

دوسرے خدا پرست یہودی اس سے بھی زیادہ روزے رکھتے تھے مثلاً حناہ۔[18]

خداوند یسوع کے روزہ رکھنے کے کا ذکر صرف ان کی آزمائشوں کے سلسلے میں آتا ہے یہ روزہ ان کی بڑی خدمت کی تیاری میں تھا۔[19]

خداوند یسوع نے تسلیم کیا کہ ان کے پیروکار روزہ رکھیں گے اور یہ تعلیم دی کہ روزہ انسان کو دکھانے کے لئے نہیں بلکہ خدا کے لئے رکھا جائے۔

جب ان ان سے پوچھا گیا کہ ان کے شاگرد روزہ کیوں نہیں رکھتے جبکہ یوحنا بپتسمہ دینے والے کے شاگرد اور فریسی روزہ رکھتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا براتی جب دولہا ان کے ساتھ ہی روزہ رکھتے ہیں لیکن وہ وقت آئے گا جب وہ روزہ رکھیں گے۔[20]

جب اعمال کی کتاب میں کلیسا کے ہاتھوں پر برنباس اور ساول کو تبلیغ کی خدمت کے لئے الگ کر رہے تھے تو روزہ رکھا۔[21]

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پولس دو دفعہ آپ نے روزہ رکھنے کی طرف اشارہ کرتا ہے لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا کہ آیا یہ روزے فرض تھے یا اختیاری۔[22]

یسوع ناصری کا روزہ

مسیحی دین میں روزہ بہت زیادہ اہمیت کی حامل عبادت ہے جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کوہ طور پر چالیس شب و روز کا روزہ رکھا تھا اسی طرح متی کی انجیل کے مطابق یسوع مسیح حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی چالیس دن کا مسلسل روزہ رکھا تھا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب بھی کسی مبلغ کو تبلیغ کے لیے بھیجتے تو اسے روزہ رکھوا کر روانہ کرتے تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے پیروکاروں کو روزے کے جو آداب سکھائیں وہ متی کی انجیل میں نقل کیے گئے ہیں:

"جب تم روزہ رکھو تو منافقوں کی طرح دھیمی نہ لگو کیونکہ وہ دوسروں کو یہ دکھانے کے لئے اپنا چہرہ بگاڑ لیتے ہیں کہ روزہ دار ہیں میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ انہیں ان کا پورا اجر مل گیا ہے لیکن جب تم روزہ رکھو تو اپنے سر پر تیل ڈالو اور اپنا چہرہ دو تا کہ دوسروں پر یہ

ظاہر نہ ہو کہ تم روزہ رکھ رہے ہو بلکہ صرف تمہارے باپ کو جو غیب میں ہے اور تمہارا باپ جو پوشیدہ کاموں کو دیکھتا ہے تو میں اجر دے گا۔"[(23)]

یہودی ایسے ایام میں روزہ رکھتے تھے جب ماضی میں ان پر کوئی بہت بڑی آفت نازل ہوتی تھی اس لیے روزہ رکھے ہوئے ان کے چہروں پر سوگ کے باعث رحمت کی اداسی مایوسی اور مردوں کے اثرات نظر آتے تھے۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے پیروکاروں کو ایسے خود ساختہ ان سے منع کر دیا ظاہر ہے اگر ان روزوں کا اور وضو کے دوران ان کیفیات کا حکم اللہ تعالی نے دیا ہوتا تو حضرت عیسیٰ ان سے کوئی منع نہ کرتے۔

یسوع نے روزہ رکھا جب وہ شیطان کی طرف سے آزمایا گیا۔[(24)]

مسیحیت میں روزے کی اقسام

مسیحیت میں روزے کی سات اقسام ہیں۔ جزوی روزہ،ڈینئیل فاسٹ، مکمل روزہ، مطلق روزہ، جنسی روزہ کارپوریٹ روزہ اور ایک روح کا روزہ۔

جزوی روزہ

جزوی روزہ اس وقت ہوتا ہے جب آپ سورج غروب ہونے تک کھانے سے پرہیز کرتے ہیں روزہ رکھنے سے پہلے انسان نے خود سے یہ طے کرے کہ کس وقت کھانا نہیں کھائیں گے مثلاً صبح سات بجے سے شام چار بجے تک ے کرے کہ کس وقت کھانا نہیں کھائے گے مثلاً صبح سات بجے سے شام چار بجے تک۔ یہ روزہ لچکدار اقسام میں سے ایک ہے۔

ڈینئیل فاسٹ

"اس وقت میں، دانیال نے تین ہفتے تک سوگ منایا میں نے کوئی پسند کا کھانا نہیں کھایا کوئی گوشت یا شراب میرے ہونٹوں کو نہیں چھوا اور تین ہفتے ختم ہونے تک میں نے کوئی لوشن استعمال نہیں کیا۔"[(25)]

یہ تین ہفتوں کا حوالہ فسح اور بے خمیری روٹی کے تہوار کے حوالے سے ہے یہ سال کے پہلے مہینے کے دوران ہوا دانیال نے تین ہفتوں تک کوئی گوشت یا شراب نہیں کھائی۔

مکمل روزہ

مکمل روزہ وہ ہے جہاں انسان صرف پانی پی سکتا ہے کوئی ٹھوس غذا نہیں کھا سکتا کچھ لوگ توانائی کو برقرار رکھنے کے لئے جوس یا پانی کا انتخاب کرتے ہیں۔

"کیا یہ وہ روزہ نہیں ہے جس کا میں نے انتخاب کیا ہے ناانصافی کی زنجیریں کھولنے اور جوئے کی رسی کھولنے کے لیے مظلوموں کو آزاد کرنے اور ہر جوئے کو توڑنے کے لئے۔"[(26)]

مطلق روزہ

ایک مطلب روزہ بائبل میں پال اور ایسٹر کے دونوں روضوں پر مبنی ہے اس روزے کے دوران نہ کھایا جا سکتا ہے اور نہ پیا جانے والے راستے میں اندھا ہونے کے بعد بائبل کہتی ہے:-

" تین دن تک وہ اندھا تھا اور نہ کچھ کھایا اور نہ پیا۔ [27]

بائبل میں لوگوں نے ایک طویل مدت کے لیے مطلق روزہ رکھا تھا یسوع نے چالیس دن تک خوراک اور پانی کا روزہ رکھا جو اسے بیان میں شیطان نے آزمایا۔

" پھر یسوع کو روح کے ذریعے بیابان میں لے جایا گیا تا کہ شیطان کی آزمائش میں پڑ جائے چالیس دن اور چالیس رات کے روزے رکھنے کے بعد وہ بھوکا تھا۔ "[28]

ان ہنگامہ خیز چالیس دنوں کی تنہائی شیطانی حملے اور جنگلی درندوں کی موجودگی کے دوران اس نے کچھ نہیں کھایا اور جب وہ مکمل ہو گئے تو وہ بھوکا تھا۔ [29]

جنسی روزہ

یہ روزہ نکاح کے تناظر میں اور دونوں فریقین کے باہمی رضامندی سے کیا جائے گا۔

" شوہر کو چاہئے کہ وہ اپنی بیوی کے لئے اپنی ازدواجی ذمہ داری پوری کرے اور اسی طرح بیوی کو اپنے شوہر کے لئے،

بیوی کی لاش اس کی اکیلی کی نہیں ہے بلکہ اس کے شوہر کی بھی ہے اسی طرح شوہر کا جسم صرف اسی کا نہیں بلکہ اس کی بیوی کا بھی ہے ایک دوسرے کو محروم نہ کروں سوائے باہمی رضامندی کے اور ایک وقت کے لئے تا کہ تم اپنے آپ کو نماز کے لیے وقف کر سکو اس کے بعد دوبارہ اکٹھے ہو جائیں تا کہ آپ کے ضبط نفس کی کمی کی وجہ سے شیطان آپ کو آزمائش میں نہ ڈالے۔ [30]

" اس نے لوگوں سے کہا تیسرے دن کے لیے تیار ہوں اور عورت کے قریب مت جاؤ۔ "[31]

بنی اسرائیل کے تین دن تک جنسی تعلقات سے پرہیز کا مقصد اپنی خواہش پر قابو پانا تھا۔

کارپوریٹ کا روزہ

کارپوریٹ روزہ مختلف طریقوں سے رکھا جا سکتا ہے انسان اپنے چرچ، بائبل، سٹڈی گروپ اور اپنی شریک حیات وغیرہ کے ساتھ کارپوریٹ روزہ رکھ سکتے ہیں اس کا گروپ فیصلہ کر سکتا ہے کہ روزہ کس قسم کا ہو گا اور کتنی دیر کا۔

کارپوریٹ روزے کی ایک مثال اعمال کی کتاب میں مل سکتی ہے ساول اور برناباس اور پال اپنے پہلے مشنری سفر پر جانے والے تھے انطاکیہ کے چرچ نے انہیں مشن کے میدان میں پہنچنے سے پہلے روزہ رکھا۔

" جب وہ رب کی عبادت کر رہے تھے اور روزہ رکھ رہے تھے روح القدس نے کہا میرے لیے برناباس اور ساون کو اس کام کے لئے الگ کر دو جس کے لیے میں نے انہیں بلایا ہے پھر روزہ اور دعا کے بعد ان پر ہاتھ رکھ کر رخصت کیا۔ "[32]

کارپوریٹ روزہ طاقتور ہے اس روزے کو رکھنے کا اہم حصہ یہ ہے کہ انسان روزہ رکھنے سے پہلے ایک ساتھ نماز ادا کرنے کے لیے اوقات ترتیب دیں۔

روح کا روزہ

روح کا روزہ وہ ہے جہاں انسان اپنی زندگی کے کسی خاص شعبے سے حاصل کرتے ہیں جو توازن سے باہر ہو سکتا ہے یا کوئی ایسی چیز جو وہ اپنے زیادہ وقت میں استعمال کرتے ہیں۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ جب تک روزہ رکھیں ان چیزوں کو چھوڑنا ہو گا لیکن روزے کے بعد آہستہ آہستہ اپنی زندگی میں دوبارہ شامل کریں۔

مسیحیت میں روزے کے احکام

روزے کا قانون ان لوگوں کو پابند کرتا ہے جو ساٹھویں کے آغاز تک اپنی اکثریت حاصل کر چکے ہیں اس عمر میں ایک شخص کو ایش بدھ اور گڈ فرائیڈے کے روزے کی شرط سے خود بخود معاف کر دیا جاتا ہے لیکن اگر صحت اجازت دے تو اگر وہ ایسا کرنے کا انتخاب کرے تو روزہ میں شرکت کر سکتا ہے۔

کوڈ آف کینن لا کے 1252 کے مطابق تمام لاطینی رسمی کیتھولکوں کو 14 سال کی عمر سے پرہیز کے قوانین کی پابندی کرنے کی ضرورت ہے اور اس کے مطابق وہ بھی جو اپنی عمر کی وجہ سے پابند نہیں ہیں روزے اور پرہیز کے قانون سے توبہ کے حقیقی معنی سکھائے جاتے ہیں۔

مشرقی مسیحی روزے کو توبہ کا ایک حصہ اور دل کی روحانی تبدیلی کی حمایت کو طور پر دیکھتے ہیں مشرقی مسیحی روزے کے دو بڑے اوقات رکھتے ہیں ایسٹر سے پہلے کا روزہ جیسے عظیم روزہ کہتے ہیں اور پیدائش سے پہلے فلپ کا روزہ کرسمس سے پہلے کا روزہ فلپ کا روزہ کہلاتا ہے۔

مسیحیت میں متعدد فرقے ہیں ان فرقوں میں تاریخ نے بہت بڑی بڑی خلیج حائل کر رکھی ہیں پروٹسٹنٹ فرقہ نے اپنے پیروکاروں پر روزے کے معاملے میں کوئی سختی نہیں کر رکھیں جس کا دل چاہے روزہ رکھیں اور جس کا دل چاہے روزہ نہ رکھیں تاہم جو اس فرقے کے مذہبی پروہت ہیں وہ روزہ رکھنے کی پابندی کرتے ہیں۔ رومن کیتھولک اور آرتھوڈوکس فرقے میں روزوں کی پابندی تو کی جاتی ہے لیکن انہوں نے روزے کی شرائط میں بہت نرمی کر دی ہوئی ہے اور مختلف مواقع پر روزے رکھنے کی سخت رسوم ختم کر دی ہیں یا ان میں بہت زیادہ سہولت کر دی ہے۔ "مبارک یوم جمعہ" اور "مقدس بدھ" وار یہ دو بہت اہم روزے ہیں جو مذہب مسیحیت میں باقاعدگی سے رکھے جاتے ہیں کیونکہ مسیحی کتب کے مطابق بدھ کے روز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گرفتار کیا گیا تھا۔

مسیحی مذہب میں دو تہوار آتے ہیں کرسمس اور ایسٹر، ایسٹر کا تہوار اپریل کی دوسری اتوار کو منایا جاتا ہے اور اس تہوار سے چالیس روز قبل روزوں کے ایام شروع ہو جاتے ہیں۔ روزوں کے اختتام پر یوم عید کی خوشیاں اسلام اور مسیحیت میں قدر مشترک ہے ان کے علاوہ اچھے موسم کے لیے اچھی فصل کے لیے اور قومی مفادات کے لیے بھی روزے رکھنے کا رواج یہاں موجود ہے۔

"بپتسمہ" جو توبہ کی ایک شکل ہے اس موقع پر بھی روزہ رکھوایا جاتا ہے جب کسی پادری کا تقرر کیا جاتا ہے یا اس کی ط

ترقی ہوتی تب بھی روزہ رکھنا ضروری خیال کیا جاتا ہے اور جب کبھی مقدس ربانی نان عشائی کی مذہبی رسم ادا کی جاتی ہے تو اس موقع پر بھی روزہ رکھنا باعث ثواب سمجھا جاتا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جو قول متی نے اپنی انجیل میں بیان کیا ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ روزہ بجائے خود کوئی مقصد نہیں بلکہ مقصد کے حصول کا ذریعہ ہے کیونکہ روزہ رکھ کر اپنے اس خداوند خدا کو خوش کرنا ہے جو انسان کے اندر پوشیدہ طور پر موجود ہے لیکن بعد کے آنے والے ادوار میں اور خاص طور پر چوتھی صدی مسیحی میں جب رہبانیت نے اس مذہب میں زور پکڑا تو بھوکا پیاسا رہنا اور دیگر متعدد طریقوں نے فاقہ کشی اور نفس کشی کرنا بجائے خود مقصد بن گیا اور ترک دنیا کے متعدد طریق راہب مرد اور راہب خواتین میں رواج پا گئے۔ کسی نبی کی تعلیمات فطرت سے متصادم نہیں تھی لیکن بعد میں آنے والوں نے ان تعلیمات کو اپنی مرضی کے مطابق تبدیل کر لیا اس تبدیلی یعنی تحریف کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں لیکن بنیادی وجہ یہ تھی کہ انجیل یا حضرت عیسیٰ علیہ اسلام کی بنیادی تعلیمات جس زبان میں تھیں وہ زبان متروک ہو گئی نئی مروجہ زبانوں میں اناجیل کے ترجمے کیے گئے لیکن وقت کے ساتھ ساتھ وہ زبانیں بھی متروک ہو کر ماضی کے صحیفوں میں دفن ہو گئی اور اس طرح کی زبان سے ترجمہ ہوتے ہوتے یہ انجیل مقدس اپنی اصلیت کہیں کھو بیٹھی۔ اس سب پر مستزاد یہ کہ اصل انجیل کا حقیقی مخطوطہ آج موجود ہی نہیں ان پے درپے تاریخی حوادث کے نتیجے میں یہ کسی ایک نقطے پر جمع نہ ہو سکی علاقائی بعد نے فکری فاصلے پیدا کیے اور یوں اتحاد شریعت پارہ پارہ ہو گیا اس کے مقابلے میں قرآن مجید کے بھی متعدد تراجم ہوئے لیکن توفیق خداوندی سے قرآن مجید کا حقیقی متن آج تک اپنی اصل حالت میں موجود ہے اور قرآن مجید کی زبان بولنے والے از شرق تا غرب پوری دنیا میں موجود ہیں قرآن مجید نے بھی وہی تعلیمات پیش کی ہیں جو انجیل مقدس میں یسوع مسیح حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پیش کی تھی اور قرآن مجید نے اہل کتاب کو دعوت بھی دی ہے کہ اور مشترکات پر ہم باہم جمع ہو جائیں۔

اسلام میں روزے کے احکامات

روزے کو عربی زبان میں "صوم" کہتے ہیں۔ یہ مادہ ص وم سے مصدر ہے۔ صام۔ یصوم۔ صوما و صیام

مصباح اللغات میں صوم کے معنی ہیں "روزہ رکھنا، چلنے پھرنے، بولنے، کھانے پینے سے رک جانا۔ (33)

لسان العرب میں صوم کے لغوی معنی ہیں۔ الامساک عن الشیی عن والترک لہ۔

کسی چیز سے رکنا اور اسے چھوڑ دینا۔ (34)

مفردات القرآن کے مطابق صوم کا لفظ باب نصر سے ہے۔ اس سے مراد ہے کہ "کسی کام سے رک جانا اور باز رہنا اس کا تعلق کھانے پینے سے ہو یا چلنے پھرنے اور یا گفتگو کرنے سے ہو۔" (35)

صوم یعنی روزہ دین اسلام کا ایک رکن ہے صوم عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی معنی رک جانی باز رہنے اور ضبط نفس کے ہیں۔ ہمارے دین میں صوم سے مراد ہے کہ صبح صادق سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور شہوانی تقاضوں سے بے نیت عبادت باز رہنا، اسی کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ روزہ دار ناجائز اور حرام گناہ اور معصیت۔ لغو اور مکروہ اور شر و فساد کی تمام باتوں سے پرہیز کرے۔

مجیب اللہ ندوی لکھتے ہیں کہ "روزے کا حکم خدا نے دوسری امتوں کو بھی دیا تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جتنے نبی اور رسول دنیا میں گزرے ہیں ان سب نے اس کی تاکید کی تھی اور اسے فرض قرار دیا تھا اہل کتاب کے یہاں روزے کا رواج آج بھی باقی ہے ان کے علاوہ مشرقوں میں برتھ کا رواج قرآن پاک کی اس تاریخی شہادت فرق ہے۔ وہ روزوں کی تعداد اور وقت میں ہے یہ امت مسلمہ کی خصوصیت ہے کہ اس پورے ایک مہینے کے روزے سے فرض کئے گئے ہیں قرآن مجید میں نے من قبلکم کے لفظ سے محض ایک تاریخی حقیقت ہی کا اظہار نہیں کیا ہے بلکہ اس میں مسلمانوں کے سامنے اس کی طبعی مشقت کو یہ کہہ کر آسان بنانے کی کوشش کی گئی ہے کہ تم سے پہلی اگلی امتیں بھی اس مشق کو برداشت کر چکی ہیں۔

اسلام نے روزے کو اعلیٰ درجہ کی روحانی اخلاقی اور جسمانی تربیت کا ذریعہ بنا کر اجتماعی اور معاشرتی اہمیتوں کا حامل قرار دیا ہے۔ [36]

روزے کو نفس انسانی کی تربیت سے خصوصی تعلق ہے۔ اور تزکیہ قلوب میں اس کو ایک فطری دخل ہے بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تربیت و تذکیہ کا کورس اس کے بغیر پورا ہی نہیں ہو سکتا اور کوئی دوسری عبادت اس کا بدل نہیں بن سکتی۔

روزے کی اہمیت واضح کرتے ہوئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا" من افطر یوم من رمضان من غیر رخصۃ ولا مرض لم یقضہ صوم الدھر کلہ وان صام۔ [37]

ترجمہ: "جو رمضان المبارک کا ایک روزہ بغیر عذر و بیماری کے چھوڑے تو ساری عمر اگر وہ روزے رکھے تب بھی اس رمضان کے برابر ادا نہ ہو گا۔"

یعنی رمضان کے روزے کی خیر و برکت اور فضیلت و اہمیت یہ ہے کہ اگر کوئی غافل دانستہ رمضان کا کوئی روزہ ترک کر دے تو اس محرومی اور خسران کی تلافی عمر بھر روزے رکھنے سے بھی نہیں ہو سکتی۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ كَجُنَّةِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْقِتَالِ. [38]

"روزہ جہنم کی آگ سے ڈھال ہے جیسے تم میں سے کسی شخص کے پاس لڑائی کی ڈھال ہو۔"

ایک اور مقام پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ:

كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ إِلَى مَا شَاءَ اُللّٰه، يَقُوْلُ اُللّٰه تَعَالَى : إِلَّا الصَّوْمُ فَإِنَّهُ لِي، وَأَنَا أَجْزِي بِهِ. [39]

"آدم کے بیٹے کا نیک عمل دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک آگے جتنا اللہ چاہے بڑھایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: روزہ اس سے مستثنیٰ ہے کیونکہ وہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔"

ایک اور مقام پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ:

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَه. مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِه. [40]

”جس نے بحالتِ ایمان ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔“

علامہ ابن قیم روزے کے متعلق لکھتے ہیں کہ

" قلب کی اصلاح واستقامت اللہ کی طرف لے جانے والی راہ، ذات الٰہی پر اعتماد کلی سے حاصل ہوتی ہے خدا کی طرف رغبت ہی دل کی بے کلی کو دور کر سکتی ہے کیونکہ خدائے بزرگ وبرتر کی طرف میلان ہیں دل کے روگ کا تنہا اور شافی علاج ہے اور چونکہ اردو نوش میں زیادتی لوگوں سے بیکار ملنا لگوی اور زیادہ سونا ایسے افعال ہے جنسی کلب کی پریشانی بڑھتی ہے۔اور تشت واافتراق واقع ہوتا ہے یہ چیزیں اللہ کے راستے میں آڑ بنتی یا اس میں سے پیدا کرتی ہیں۔اسی لئے پروردگار عزیز ورحیم نے بندوں پر اپنی رحمت کے باعث روزہ فرض کر دیا کہ کثرت خورد ونوش میں کمی ہو جائے اور قلب سے شہوانی اخلاط اٹھ جائے جو اللہ کی طرف رغبت کرنے میں مارج ثابت ہوتے ہیں یہ چیزیں بندے پر خود اس کی بھلائی، فائدے اور مصلحت کے لئے فرض کیں کہ وہ دنیا اور آخرت میں ان سے متمتع ہو۔"(41)

دراصل حقیقی روزہ یہی ہوتا ہے کہ جب روزہ پورے احساس وشعور کے ساتھ رکھا جائے۔اور ان تمام مکروہات سے اس کی حفاظت کی جائے جن کے اثر سے روزہ بے جان ہو جاتا ہے آدمی روزے کو قلب وروح اور ان کی ساری صلاحیتوں کو خدا کی نافرمانی سے بچائے اور نفس کی ہر بری خواہش کو روندڈالے۔

رمضان المبارک کا بابرکت اور مقدس مہینہ ہے اس میں ایک ایسی رات آتی ہے جسے لیلۃ القدر کہتے ہیں۔یہ رات بڑی عظمت وبزرگی اور خیرات وبرکات والی رات ہے اسی رات میں قرآن مجید نازل ہوا اور اسی رات میں آسمان سے زمین پر فرشتے اترتے ہیں اسے ہزار مہینوں سے بہتر قرار دیا گیا ہے۔قرآن پاک کی ایک پوری سورت اسی کی فضیلت میں نازل ہوئی ہے۔

مجیب اللہ ندوی لکھتے ہیں کہ " رمضان کے آخری دس دنوں میں جو دوسرا ضروری کام ہے وہ ہے لیلۃ القدر کی تلاش۔آخری عشرہ میں پانچ طاق راتیں ہوتی ہیں ان میں ایک بہت ہی متبرک اور باعظمت رات ہوتی ہے اسی کو قرآن وحدیث میں لیلۃ القدر کہا گیا ہے۔"(42)

روزے کے مقاصد

امام غزالی نے اپنے مخصوص انداز بیان میں روزے کے مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے کہ

"روزے سے مقصود یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے اخلاق میں جو ایک خلق صمدیت ہے یعنی بھوک اور پیاس وغیرہ کا نہ ہونا اس کو اپنی عادت کریں۔اور شہوات سے روکنے میں حتی الوسع فرشتوں کی اقتداء کریں کہ وہ شہوات سے پاک ہیں اور انسان کا مرتبہ جو پاؤں کے مرتبہ سے تو اوپر ہے اس لئے کہ نور عقل سے اپنی شہوت کے توڑنے پر قادر ہے۔اور فرشتوں کے مرتبہ سے نیچے ہے۔بائی وجہ کے اس پر شہوت غالب ہیں اور ان کو دبانے میں مبتلا کیا گیا ہے اس لئے جب کبھی شہوات میں ٹوٹتا ہے تو اسفل السافلین میں اتر جاتا ہے اور بہائم کی زمرہ میں لاحق ہو جاتا ہے اور جس وقت کے شہوات کو اٹھتا ہے تو اعلیٰ علیین کی طرف ابھر کر فرشتوں کے کنارہ سے

جا لگتا ہے۔ اور فرشتے اللہ کے نزدیک ہیں اور جو کوئی ان کا اقتدا کرتا ہے اور ان کی سی عادتیں اختیار کرتا ہے وہ بھی ان کی طرح خدائے تعالیٰ سے قریب ہو جاتا ہے۔"(43)

روزے کا ایک بہترین مقصد ہر مسلمان کو مشکلات کا سامنا کرنے کیلئے تیار کرنا ہے۔ سید سلیمان ندوی لکھتے ہیں کہ "روزہ ایک قسم کی جبری ورزش ہے جو ہر مسلمان کو سال میں ایک مرتبہ کرئی جاتی ہے تا کہ وہ ہر قسم کے جسمانی مشکلات کے اٹھانے کے لئے ہر وقت تے ار رہے۔ اور دنیا کی کشمکش، جدوجہد، سختی و محنت کا پوری طرح مقابلہ کر سکے۔

حکمت صوم

روزے میں بندہ اپنے آقا کے حکم پر اپنی تمام مرغوبات سے دست کش ہو جاتا ہے اور یہ اس حاکمیت و محبوبیت کا ملا جلا اقرار و اعتراف ہے گویا اسلام اس عبادت کے ذریعے تمام مسلمانوں کو اس کے لئے تیار کرنا چاہتا ہے کہ وہ احکام خداوندی کے سامنے اپنی رائے، اپنی خواہش، اپنی راحت، اپنے ارادے، اپنی آزادی اور اپنی خود مختاری سے دستبردار ہو جائیں اپنی چاہت اس کی چاہت کے لئے قربان کر دیں، اس کے محکوم اور "عبد" بن کر سارے عالم کے حاکم اور آقا بن جائیں۔(44)

فلسفہ صوم میں روزے کی مندرجہ ذیل حکمتیں بیان کی گئی ہیں۔

1۔ تقویٰ اور مقام صبر

روزے کی پہلی حکمت انسانی سیرت کے اندر تقویٰ کا جوہر پیدا کر کے اس کے قلب و باطن کو روحانیت و نورانیت سے جلا دینا ہے روزے سے حاصل کرتا تقویٰ کو بطریق احسن بروئے کار لایا جائے تو انسان کی باطنی کائنات میں ایسا ہما کیا انقلاب برپا کیا جاسکتا ہے جس سے اس کی زندگی کے شب و روز یکسر بدل کر رہ جائیں۔ اس ماہ مقدس میں اللہ کے لطف و کرم سے اللہ کے بندوں پر وہ راہیں کھل جاتی ہیں جو جنت کی طرف لے جاتی ہیں اور وہ راستے مسدود ہو جاتے ہیں جو اعمال بد کی پاداش میں دوزخ کی طرف لے جانے کا موجب بنتے ہیں تقدس اور پاکیزگی کی اس ایمان پرور فضا میں انسان کو اعمال صالحہ کی ترغیب اور برائیوں سے اجتناب کی تحریک از خود ملنے لگتی ہے اور ہر طرف الطاف و نوازشات خداوندی ہونے لگتی ہے۔

2۔ مقام شکر

روزہ انسان کو تقویٰ کے اس مقام صبر سے بھی بلند تر مقام شکر پر فائز دیکھنے کا متمنی ہے۔ وہ اس کے اندر یہ جوہر پیدا کرنا چاہتا ہے کہ نعمت کے چھن جانے پر اور ہر قسم کی مصیبت ابتلا اور آزمائش کا سامنا کرتے وقت اس کی طبیعت میں ملال اور پیشانی پر شکن کے آثار نہ پیدا ہونے پائیں بلکہ وہ ہر تنگی و ترشی کا بہر حال خندہ پیشانی سے مردانہ وار مقابلہ کرتے ہوئے اپنے پروردگار کا شکر کرتا رہے۔

3۔ ایثار و قربانی کی تعلیم

بحالت روزہ انسان بھوک اور پیاس کے کرب سے گزرتا ہے تو لامحالہ اس کے دل میں ایثار اور قربانی کا جذبہ تقویت پکڑتا ہے اور وہ عملاً اس کیفیت سے گزر کر جس کا سامنا انسانی معاشرہ کی مفلوق الحال اور نان شبینہ سے محروم لوگ کرتے ہیں۔ کرب و تکلیف

کے احساس سے آگاہ ہو جاتا ہے۔ اس احساس کا بیدار ہو جانا روزے کی روک کا لازمی تقاضا ہے اور اس کا فقدان اس امر کی غمازی کرتا ہے کہ روزے میں روح نام کی کوئی چیز باقی نہیں۔

4۔ تزکیہ نفس

روزہ انسان کے نفس اور قلب و باطن کو ہر قسم کی آلودگی اور کثافت سے پاک و صاف کر دیتا ہے۔ روزے کی بدولت بندہ خواہشات نفسانی کے چنگل سے نجات حاصل کرتا ہے۔ اس کی روح غالب و توانا اور جسم مغلوب و نحیف ہو جاتا ہے۔ مسلسل روزے کے عمل اور مجاہدے سے تزکیہ نفس کا عمل تیز تر ہونے لگتا ہے۔ جس کی وجہ سے روح کثافتوں سے پاک ہو کر پہلے سے کہیں لطیف تر اور قوی تر ہو جاتی ہے یہاں تک کہ بعض کاملین و عرفا کی روحانی پاکیزگی کی بدولت اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتے ہیں۔

5۔ رضائے خداوندی کا حضور

روزے کا منتہائے مقصود یہی ہے کہ وہ بندے کو وہ تمام روحانی مدارج طے کرانے کے بعد مقام رضا پر فائز دیکھنا چاہتا ہے۔ روزہ وہ منفرد عمل ہے جس کے اجر و جزا کا معاملہ رب اور بندے کے درمیان چھوڑ دیا گیا ہے کہ اس کی رضا حد و حساب کے تعین سے ماورا ہے۔

روزے کی اقسام

فقہ السنہ محمد عاصم الحداد نے روزے کی چار اقسام بیان کی ہیں۔

1۔ فرض یا واجب: (فرض روزے کی آگے تین قسمیں بیان کی گئی ہیں، رمضان کے روزے، کفارہ کے روزے، نذر مانے ہوئے روزے)

2۔ نفلی یا مستحب: نفلی روزوں میں مندرجہ ذیل نفلی روزے رکھنا سنت ہے (شوال کے چھ روزے، ذی الحج کے ابتدائی دنوں کے نو روزے، محرم خصوصاً عاشورہ کے روزے کی تاکید، شعبان کے اکثر دنوں کے روزے ہے اور شہر الحرام یعنی حرمت والے مہینوں کے روزے، پیر اور جمعرات کا روزہ، ہر ماہ میں تین دن کے روزے جن کو ایام بیض کہتے ہیں۔

3۔ مکروہ: وہ دن جن میں روزہ رکھنا مکروہ ہے وہ مندرجہ ذیل ہے صرف جمعہ کا دن، صرف ہفتہ کا دن، شک کا دن، اور ہمیشہ روزہ رکھنا

4۔ حرام: حرام روزوں میں وہ دن جس دن کا روزہ رکھنا حرام ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں عید الفطر اور عید الاضحی کے دن، ایام تشریق کے۔ عورت کا اپنے شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنا، وصال کے روزے، "[45]

روزے کے احکام و مسائل

ہر عاقل بالغ مرد عورت پر پورے رمضان کے مہینے کا روزہ فرض ہے۔ اس کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر اور بغیر کسی عذر شرعی اس کا چھوڑنے والا سخت گناہ گار اور فاسق ہو گا۔ اگر کوئی شخص ایک وقت کی نماز چھوڑ دے تو اس کو صرف ایک وقت کی نماز

قضا ادا کرنی ہوگی لیکن اگر کوئی ایک روزہ توڑ دے تو اس کے بدلے اس کو مسلسل دو مہینے تک روزہ رکھنا پڑے گا اور پھر بھی اس کو وہ اجر و ثواب نہیں مل سکتا جو رمضان کے ایک روزے کا تھا۔(46)

روزے کے فرائض

روزے میں صبح صادق نمودار ہونے سے غروب آفتاب تک تین باتوں سے رکا رہنا فرض ہے، صبح صادق سے غروب آفتاب تک کچھ نہ کھانا، صبح صادق سے غروب آفتاب تک کچھ نہ اپنا صبح صادق سے غروب آفتاب تک جنسی لذت کے حصول سے پرہیز کرنا۔

محمد عاصم الحداد لکھتے ہیں کہ "نابالغ بچہ، مجنون (بے سمجھ آدمی)، مریض، مسافر، حائضہ اور نفاس والی عورت، بوڑھے مرد اور بوڑھی عورت، حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت پر روزہ فرض نہیں ہے۔ ان میں سے بعض وہ ہیں جن پر روزہ فرض نہیں ہے لیکن ان کے لیے روزہ رکھنا مستحب ہے بعض کو روزہ چھوڑنا اور اس کی قضا کرنا ضروری ھے بعض کو روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے لیکن اس کی قضا یا فدیہ ضروری ہے۔"(47)

روزے کی شرطیں دو قسم کی ہیں: شرائط صحت اور شرائط وجوب، روزہ صحیح ہونے کے لیے جن باتوں کا پایا جانا ضروری ہے ان کو شرائط صحت کہتے ہیں اور روزہ واجب ہونے کے لیے جن باتوں کا پایا جانا ضروری ہے ان کو شرائط وجوب کہتے ہیں۔

روزے کی شرائط وجوب: روزہ واجب ہونے کی چار شرطیں ہیں اسلام، بلوغت، صوم رمضان کی فرضیت سے واقف ہونا اور معذور نہ ہونا یعنی کوئی ایسا عذر نہ ہو جس میں شریعت نے روزہ نہ رکھنے کی اجازت دی ہے۔

روزے کے شرائط صحت: روزہ صحیح ہونے کی تین شرطیں ہیں اسلام، خواتین کا حیض و نفاس سے پاک ہونا، نیت کرنا،

روزہ توڑنے کا کفارہ

رمضان کا روزہ فاسد ہو جائے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ ساٹھ مسکینوں کو لباس پہنائے یا پھر ساٹھ مسکینوں کو متوسط درجے کا کھانا کھلائے یا دو مہینے کے مسلسل روزے رکھے جائیں درمیان میں کوئی ناغہ نہ کیا جائے اور اگر کسی وجہ سے نہ ہو جائے تو پھر نئے سرے سے پورے ساٹھ روزے رکھے جائیں اور ناخن سے پہلے جو روزے رکھ لیے تھے ان کا شمار نہ ہوگا۔ اور خواتین کے لیے یہ سہولت ہے کہ حیض کی وجہ سے ناغہ ہو جانے سے کفارہ کا تسلسل ختم نہ ہوگا البتہ یہ ضروری ہے کہ حیض سے پاک ہو جانے کے بعد ناغہ نہ کریں پاک ہوتے ہی پھر روزے رکھنا شروع کر دیں کفارے کے روزوں کے دوران اگر ماہ رمضان آ جائے تو پہلے رمضان کے روزے رکھے اور رمضان کے بعد کفارہ کے پورے ساٹھ روزے پھر نئے سرے سے رکھیں اگر ایک ہی رمضان کے دوران ایک سے زائد روزہ فاسد ہو گئے ہوں تو سب کے لئے ایک ہی کفارہ واجب ہوگا کھانا کھلانے کی بجائے دینا بھی جائز ہے اور یہ بھی جائز ہے کہ قیمت ادا کر دی جائے۔ محتاجوں کو کھانا کھلانے میں اپنے عام معیار کا لحاظ رکھے نہ زیادہ بڑھ کر واجب ہے اور نہ ہی صحیح ہے کہ سوکھی روٹی ہی دے دی جائے۔

روزے کا فدیہ

جو شخص بڑھاپے کے باعث انتہائی کمزور ہو گیا ہو یا ایسی شدید بیماری میں مبتلا ہوں کہ بظاہر صحت مند ہونے کی توقع کی جاتی رہی وہ روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو شریعت نے ایسے لوگوں کو رخصت دی ہے کہ وہ روزہ نہ رکھیں اور ہر روزے کے بدلے ایک محتاج کو فدیہ ادا کر دیں فدیہ میں کھانا بھی کھلایا جاسکتا ہے۔ غلہ بھی دیا جاسکتا ہے اور غلے کی قیمت بھی ادا کی جاسکتی ہے۔

خلاصہ بحث یہ ہے کہ اسلام کے مختلف احکام پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ روزے کی مشروعیت میں ایک خاص نکتہ یہ ہے کہ اس میں اس بات کا خاص نکتہ یہ ہے سال کے بارہ مہینوں میں ہر مسلمان کو ایک مہینہ اس طرح سے بسر کرنا چاہیے کہ دن رات میں ایک وقت کا کھانا کھائیں اور ہو سکے تو ایک وقت کا کھانا اپنے فاقہ زدہ محتاج اور غریب بھائیوں کو کھلا دیں۔ ان تمام احکام پر نظر ڈالیں جو فدیہ اور کفارہ سے متعلق ہیں تو معلوم ہو گا کہ ان مواقع میں روزہ کا بدل غریبوں کو کھانا کھلانا قرار دیا گیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کے روزہ اور غریبوں کو کھانا کھلانا یہ دونوں باہم ایک دوسرے کے قائم مقام ہے ایسے لوگ فطرتاً کمزور اور دائم المرض یا بہت بوڑھے ہیں جو بھی مشکل روزہ رکھ سکتے ہیں ان کے لئے حکم ہے کہ وہ روزہ رکھنے کی بجائے فدیہ دے دیں۔

علامہ محمود لکھتے ہیں کہ "روزے کا اصل مقصود روزہ دار کو کھانے پینے سے محروم کر دینا نہیں یہ تو روزے کا محض ایک خارجی اور مادی پہلو اس کی تہہ میں جو حقیقی حکمت پوشیدہ ہے وہ نفوس مومنین میں حیث ورجوع الی اللہ کی کیفیات پیدا کرنا اور صبر واستقامت کو ان کی فطرت ثانیہ بنا دینا ہے اور یہی وہ چیزیں ہیں جو نیت کے صدق ہ خلوص کو ظاہر کرتی ہیں اور عزیمت وہمت کو تقویت بخشتی ہیں اور نتیجے کے طور پر ان سے انسان میں حوادث زمانہ اور عواقب و مصائب کو برداشت کرنے دنیوی زندگی میں نفس کی ناروا خواہشات و ترغیبات کو دبانے، غیظ وغضب اور جذبہ انتقام کو روکنے، خوشحالی اور بدحالی کی تبدیلیوں اور آزمائشوں میں ثابت قدم رہے۔ جلاوطنی میں اہل وطن اور اعزہ واحباب کی مفارقت برداشت کرنے جہاد فی سبیل اللہ کے مصائب و آلام کو ہنسی خشکی جھیلنے اور قومی عظمت وشرف کے تحفظ کی عظیم صلاحیتیں پیدا ہوتی ہیں۔"[(48)]

الغرض روزہ روح کو پاکیزگی عطا کرنے کے علاوہ جسمانی صحت کو بھی بہت فائدہ پہنچاتا ہے سال میں ایک مرتبہ معدے کو معین وقفوں کے لئے آرام دیتے رہنا صحت پر بہت اچھا اثر ڈالتا ہے انسانی زندگی کا ایک اہم مسئلہ وقت کی کمی ہے بسا اوقات انسان کوئی اچھا کام کرنے کا شوقین بھی ہوتا ہے اور اس میں اسے کرنے کی صلاحیت بھی موجود ہوتی ہے مگر زندگی میں وقت نہ ملنے کے باعث دو حصے کر نہیں سکتا روزے کا ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ وہ انسان کو بہتر کام کرنے کے لئے کچھ فرصت مہیا کر دیتا ہے۔

روزے کی اصل روح یہ ہے کہ آدمی پر اللہ تعالیٰ کی بندگی اور غلامی کا احساس پوری طرح طاری ہو جائے اور انسان اللہ تعالی کا فرمان بردار ہو کر اس کے احکامات کی بخوشی پیروی کرے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International

License.

حوالہ جات (References)

(1)البقرۃ183:2

(2)احبار16:29-31

(3)رابرٹ جے وے، xw< "، "پرانے عہد نامے کی نئی بین الاقوامی لغت تھیولوجی اور تفسیر ، ایڈ۔

Willem VanGemeren (Grand Rapids: Zondervan, 1997), 3:780.

(4)Butt, Sadaf. "HUSSAIN: A SYMBOL OF RESISTANCE TO AUTHORITARIANISM: A REVIVAL OF ISLAM IN THE LIGHT OF IQBAL'S POETRY." *International" Journal of Academic Research for Humanities"* 2, no. 3 (2022): 9-16.

(5)اسموئیل 6:7

(6)استثنا18:15

(7)پرانے عہد نامہ اور قدیم یہودیت میں روزہ، سوگ توبہ اور خدا کی موجودگی کی امید میں دعا

(8)خروج34:28

(9)زبور35:13

(10) پرانے عہد نامہ اور قدیم یہودیت میں روزہ: سوگ، توبہ، اور خدا کی موجودگی کی امید میں دعا

(11)احبار23:26

(12)زکریا8:19

(13)یرمیاہ752:6

(14)Jaffar, Saad, and Abdul Rasheed Qadri. "An Overview of Fundamental Articles in Talmūd (Mishnā) متن التلمود (مشنہ) کے اساسی مضامین کا اجمالی جائزہ." *IHYA-UL-ULUM* 20, no. 2 (2020).

(15)احبار23:26،27

(16)اعمال 9:27

(17)لوقا12:18

(18)لوقا2:36،37

(19)متی 4:1-4

(20)مرقس2:22،18 متی،9:17،14

(21)اعمال13:3،12

([22]) القاموس الکتاب ص488

([23]) متی 6،18:16

([24]) مرقس 1،13:12لوقا 4،4:1

([25]) دانی ائل 3،10:2

([26]) یسعیاہ 58:6

([27]) اعمال 9:9

([28]) میتھیو 2،4:1

([29]) لوقا 4:2

([30]) کرنتھیوں 7،16:3

([31]) خروج 19:14

([32])Jaffar, Saad, and Nasir Ali Khan. "ENGLISH: Child Marriage: Its Medical, Social, Economic and Psychological Impacts on Society and Aftermath." *Rahat-ul-Quloob* (2022): 01-09.

([33]) مصباح اللغات، ابو الفضل عبد الحفیظ ص:462

([34]) لسان العرب، ابن منظور، ج:12، ص:351

([35]) مفردات القرآن، امام راغب اصفہانی ص:534

([36]) اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج:12، ص:257

([37])، ج:1، باب 492، ص:365، حدیث 701

([38]) نسائی، السنن، کتاب الصیام، 2: 637، رقم: 2230، 2231

([39]) ابن ماجہ، السنن، کتاب الصیام، باب ماجاء فی فضل الصیام، 2:305، رقم: 1638

([40]) بخاری، الصحیح، کتاب الصوم، باب صوم رمضان احتسابا من الیمان، 1:22، رقم: 38

([41]) زاد المعاد، ج1، ص370

([42]) اسلامی فقہ، ص:414

([43]) احیائے العلوم۔ امام غزالی، ج:1، ص 372

([44]) اسلام کا نظام عبادت، نور محمد غفاری، ص:126

([45]) اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج12، ص:253

([46]) اسلام کا نظام عبادت، ص:157

([47]) سیرۃ النبی ﷺ، ص:334

([48]) الاسلام، عقیدت و شریعت، علامہ محمود شلتوت مصری، ص:137